سوال

(86) نماز جنازہ میں بلند آواز سے قرآت اور دعا پڑھنی درست ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

نماز جنازہ میں بلند آواز سے قرآت اور دعا پڑھنی درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته
الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جنازہ کی نماز میں سورہ فاتحہ اور اس کے بعد کی سورہ باآواز بلند پڑھنا جائز بلکہ سنت ہے، منتقی الاخبار میں ہے۔

((عن ابن عباس انه صلّی علی جنازہ فقرأ بفاتحة الكتب وقال لتعلموا انه من السنة راوه البخاری وابو داوٗد والترمذی وصححه النسائی وقال فيه فقرأ بفاتحة الکتاب وسورة وجھر فلما فرض قال سنة وحق))

''یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی اور سورہ فاتحہ باآواز بلند پڑھی، اور فرمایا کہ میں نے سورہ فاتحہ کو بلند آواز سے اس لیے پڑھا ہے کہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے، روایت کیا، اس کو ابو داوٗد اور بخاری اور ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور اس کی نسائی نے بھی روایت کیا ہے، اور نسائی کی روایت میں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فاتحۃ الکتاب اور ایک سورۃ پڑھی، اور آواز بلند پڑھی، اور جب نماز سے فارغ ہوئے، تو فرمای کہ یہ سنت اور حق ہے۔''

واضح رہے کہ اس روایت میں سنت سے مراد سنت نبیو ہے، یعنی نماز جنازہ میں فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ باآواز بلند پڑھنا، رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے، فتح الباری میں ہے۔

((وقد اجمعوا علیٰ ان قول الصحابی سنة))

''حدیث مرفوع الخ یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ صحابہ کا قول سنت ہے، اس لفظ سنت سے مراد حدیث مرفوع (قول رسول اللہ ﷺ) ہے۔''

علامہ شوکانی نیل الاوطار صفحہ نمبر ۵۳ ج ۳ میں فرماتے ہیں۔

((قوله وجھر) فيه دليل علی الجھر فی قراۃ صلوۃ الجنازة))

''یعنی لفظ جہر میں دلیل ہے، بلند قراۃ پڑھنے کی نماز جنازہ پر۔''

سراج الوہاب صفحہ نمبر ۳۰۰ جلد نمبر ا میں ہے،

((بل الحدیث فیہ دلالۃ واضحۃ علی الجھر بالدعاء فی صلوۃ الجنازۃ ولا مانع منہ شرعا وعقلا ولا داعی الیہ فیکون الجھر الاسرار فیھا سواء کباقی)) الخ

''بلکہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے، اوپر اونچی دعا پڑھنے کے نماز جنازہ میں اور اس سے کوئی منع کرنے والا نہیں، نہ شرعاً اور نہ عقلاً اور نہ کوئی اس کا دعویٰ کرنے والا ہے۔''

پس جنازہ میں قرأۃ بلند پڑھنی یا آہستہ پڑھنی جنازہ میں دیگر نمازوں کی طرح برابر ہے، جنازہ میں دعا بلند آواز سے پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے بھی ثابت ہے۔

مسلم شریف اور نسائی شریف میں ہے۔

((عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ قال سمعت لا نبی ﷺ علی جنازۃ یقول اللھم اغفرلہٗ وارحمہ))

یہ دعا لمبی ذکر کر کے حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

((فتمنیتُ ان لوکنت انا المیت لدعاء رسول اللہ ﷺ لذالک والمیت))

''پس آرزو کی میں نے کاش کی یہ میت میں ہوتی یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کی وجہ سے شوق پیدا ہوا۔''

ایک روایت مسلم میں یہ لفظ بھی ہیں۔ ((فحفظت من دعائہٖ)) ''پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا اسی وقت یاد کرلی، ''یعنی رسول اللہ ﷺ نے جب جنازہ پڑھا، بلند آواز سے دعا پڑھی، تو میں نے یاد کرلی، اب تمام احادیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ اور دیگر سورۃ اور دعا رسول اللہ ﷺ نے بھی بلند آواز سے پڑھی۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی بلند آواز سے پڑھی، جب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کہ آپ نے بلند آواز سے جنازہ کیوں پڑھا، تو جواب دیا کہ تم جان لو کہ یہ فعل سنت ہے، جس طرح جنازہ میں سورہ فاتحہ و دیگر سورہ اور دعا بلند آواز سے سنت ہے، اسی طرح قرآن شریف بھی بلند آواز سے سنت ہے۔

تنقیح الرواۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ ((رجال اسنادہ مالک رجال الصحیح الخ)) اس حدیث کے تمام راوی صحیح بخاری کے ہیں، اب رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، مسور بن مخرمہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے ((قرأۃ بالجھر)) ثابت ہوتی ہے، اور یہ تمام حدیثیں صحیح ہیں،

عون المعبود شرح ابو داؤد صفحہ نمبر ۱۸۹ جلد نمبر ۳ میں تمام روایات ذکر کر کے لکھتے ہیں۔

((قلت والظاہر ان الجمھور والاسرار بالدعاء فی صلوۃ الجنازۃ جائزان وکل من الامرین مروی عن رسول اللہ ﷺ وھذا ھوا الحق واللہ اعلم))

میں کہتا ہوں جملہ دلائل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جنازہ میں قرأۃ بلند آواز یا آہستہ آواز سے پڑھنا دونوں جائز ہیں، اور ہر فعل رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے، یہ بات حق اور درست ہے، ان تصریحات محققین سے جہری جنازہ کا جواز ثابت ہو گای، لیکن مجھے تعجب ہوا کہ اہل حدیث ہی کے بعض حلقے اس پر ناگواری ظاہر کرتے ہیں، حالانکہ ایک جائز بلکہ بعض کے نزدیک افضل امر پر کم از کم ناگواری ایک غلط رجحان ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد ا صفحہ نمبر ۵۴۷) (حافظ احمد صاحب پٹوی اخبار الاعتصام)

جلد 05 ص 158-160

محدث فتویٰ